اصلاح معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱۴

ماں باپ کے حقوق

مرتب

جناب مولانا مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی
استاذ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد

شائع کردہ
دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی دار العلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد

قرآن کریم میں ماں باپ کے حقوق

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ماں باپ کے حقوق، ان کے ساتھ احسان ہمدردی، رواداری، عاجزی اور انکساری، ادب واحترام اور ان کی دلجوئی، ان کے سامنے جھکے رہنے، اور ان کی مرضی کی رعایت کرنے، اور ان کی دل شکنی، حتیٰ کہ ان کو اُف کہنے سے بھی گریز کرنے کے متعلق بارہ سورتوں کے تیئس مقامات میں بڑی اہمیت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ اللہ جل شانہ نے والدین کے ادب واحترام اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو اپنی عبادت کے ساتھ ملا کر بیان فرمایا اور اللہ کے شکر کے ساتھ ماں باپ کے شکر کو ملا کر بیان فرمایا۔ جہاں اللہ کا شکر ادا کرنا لازم ہوتا ہے وہاں ماں باپ کا شکر بھی لازم ہوتا ہے۔ کہیں فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ احسان اور اچھا سلوک کرتے رہنا۔ کہیں فرمایا کہ ان کے لئے یوں دعا کرتے رہو۔ "اے میرے پروردگار ان دونوں پر اپنی رحمت برسایئے جیسا کہ انہوں نے مجھ کو بچپن میں رحمت وشفقت سے پالا اور پرورش کیا ہے۔" کہیں فرمایا کہ ان کے سامنے عاجزی انکساری کے ساتھ جھکے رہنا۔ کہیں فرمایا کہ ان کے ساتھ نرمی اور لطافت سے اچھی گفتگو کرنا۔ کہیں فرمایا کہ اگر ماں باپ کفر وشرک میں مبتلا ہونے پر بھی مجبور کریں، تب بھی ان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا مگر کفر وشرک کا عمل نہیں کرنا۔

ل بقرہ: ۸۳، ۱۸۰، ۲۱۵، ۲۳۳، نساء: ۷، ۳۳، ۳۶، ۱۳۵، مائدہ: ۱۱۰، انعام: ۱۵۱، ابراہیم: ۴۱، بنی اسرائیل ۲۳، مریم ۱۴، ۳۲، نمل: ۱۹، عنکبوت ۸، لقمان: ۲/ ۱۴، ۲/ ۳۳، احقاف: ۲/ ۱۵، ۱۷، نوح: ۲۸

حدیث شریف میں ماں باپ کے حقوق

حدیث پاک میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اکبر الکبائر (سب سے بڑا گناہ) اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے[۱]۔ ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ان کے اسلام لانے پر سخت ناراض تھیں اور قسم کھالی کہ جب تک سعد دوبارہ کفر میں لوٹ کر نہیں آئے گا اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گی۔ مگر پھر بھی ماں کے ساتھ ہمدردی لازم تھی۔ اس لئے کئی آدمی مل کر ان کی والدہ کے منہ کو کھول کر کھانا اندر داخل کرتے تھے[۲]۔ معلوم ہوا کہ کافر ماں باپ کے ساتھ بھی حسن سلوک سے پیش آنا لازم ہے۔ ان کا دل دُکھانا جائز نہیں ہے۔

بوڑھے والدین کی خدمت

ایک حدیث میں آیا ہے کہ بوڑھے ماں باپ کی خدمت جہاد فی سبیل اللہ سے بھی زیادہ افضل ہے۔ ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمہارے والدین زندہ ہیں۔ تو جواب میں کہا، جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہیں کی خدمت کرو[۳]۔

ایک دفعہ ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے افضل ترین عمل کیا ہے؟ آپؐ نے یکے بعد دیگرے کئی چیزوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا سب سے افضل ترین عمل ہے[۴]۔

---

۱ بخاری : ۱/ ۳۶۲، ۲/ ۸۸۴، مسلم : ۱/ ۶۴، ترمذی : ۲/ ۱۳۱ ، ۲ ترمذی: ۱۵۴، ۳ ترمذی: ۱/ ۲۹۶ ، مسلم : ۲/ ۳۱۳، ۴ بخاری: ۲/ ۸۸۲ ، ترمذی : ۲/ ۱۱

جو شخص بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرتا ہے اور ان کی ہر آرزو پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان کے آرام میں اس کا آرام ہے۔ ان کے دُکھ درد میں اس کا دُکھ درد ہے، ان کی خوشی میں اُس کی خوشی ہے۔ ایسے آدمی کے لئے جنت لازم ہے اور اس کا سارا گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتا ہے۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور جو شخص بوڑھے ماں باپ کی زندگی پانے کے باوجود ان کی خدمت کر کے ان کو خوش کر کے جنت حاصل نہ کر سکے اس کی بڑی بدقسمتی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص بوڑھے والدین کی زندگی پالے پھر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکے، اس پر ہلاکت و بربادی ہے[1]۔ اور ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آپؐ نے ممبر کی ہر سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے آمین کہا۔ صحابہ کرامؓ کے وجہ معلوم کرنے پر فرمایا کہ جب پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیل امین نے فرمایا کہ اس شخص پر ہلاکت و بربادی ہے جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو سکی، اس پر ہلاکت و بربادی ہے اور جب دوسری سیڑھی پر قدم مبارک رکھا تو جبرئیل امین نے فرمایا اس پر ہلاکت و بربادی ہے، جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کا ذکر ہو اور آپؐ پر دُرود نہ بھیجے اور جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیل امین نے فرمایا کہ اس پر بھی ہلاکت و بربادی ہے کہ جس نے بوڑھے والدین کو پا کر جنت حاصل نہ کیا، تو میں نے جبرئیلؑ کی تینوں بددعاؤں پر آمین کہا[2]۔

اب ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ماں باپ کے حقوق ہمارے اوپر کیا ہیں اور ہم ان کے ساتھ کیا معاملہ کر رہے ہیں اور کہاں تک ہم ان کے حقوق ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔

---

[1] مسلم: ۲/۳۱۴ [2] فضائل رمضان: ۱۷

ماں باپ کی بد دعاء

نوجوانو! ماں باپ کی خدمت کر کے ان سے دعائیں لے لو۔ دنیاو آخرت تمہاری سنور جائے گی۔ وہ تم سے ہر گز ناراض نہ ہونے پائیں۔ مدرسہ شاہی کے سابق شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالجبار صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے متعلقین میں سے کسی کا واقعہ بار بار سنایا کرتے تھے کہ ایک شخص اپنے والد کو گھر سے مارتا ہوا باہر لے آیا اور گھر سے باہر راستہ میں ایک کوڑی پڑی ہوئی تھی وہاں پر لاکر باپ کو گرادیا۔ اب تک باپ کی آنکھوں سے صرف آنسو نکل رہے تھے آواز اور شور کچھ نہیں تھا۔ اور جب باپ کو وہاں سے کھینچ کر آگے لے جانے لگا، تو باپ نے کہا، اب بس کردے بیٹا بس کردے، میں بھی اپنے باپ کو مارتا ہوا یہاں تک لایا تھا۔

دوستو! ماں باپ کو ایذاء دینا ان کو ستانا ایک زہریلا سلسلہ ہے۔ جو نسلوں تک جاری رہتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ تمہاری اولاد بھی تمہارے ساتھ حسنِ سلوک کریں گی۔ اور ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی باپ کی رضامندی پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی پر ہے[1]۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ تین آدمی کی دعائیں بہت جلدی قبول ہو جاتی ہیں اور ان کی دعائیں قبول ہونے میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہے۔ (۱) مظلوم کی بد دعا ظالم کے حق میں۔ (۲) مسافر کی دعاء حالت سفر میں۔ (۳) والدین کی بد دعاء اولاد کے حق میں۔ اس لئے ماں باپ کی بد دعا سے بچو۔ ان کا دل نہ دُکھاؤ۔

---

[1] طبرانی : بحوالہ معارف الحدیث ۵۹/۶ ، [2] ترمذی: ۱۲/۲

ماں باپ کی خوشی سے دنیا و آخرت کی ترقی

اولاد کی دنیا و آخرت کی ترقی کا مدار ماں باپ کے خوش رہنے پر ہے۔ ماں باپ کی نیک دعاء سے رزق میں، کاروبار میں، اولاد میں برکت ہوتی ہے اور دن بدن ترقی ہوتی رہتی ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ ماں باپ کو خوش رکھنے سے اللہ تعالیٰ عمر میں اضافہ کرتا ہے[1]۔ اور جب عمر لمبی ہوگی تو رزق کا سلسلہ بھی لمبا ہو جائے گا۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اولاد کی جنت والدہ[1] کے قدموں کے نیچے ہے۔[2]

ماں کا حق زیادہ کیوں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حکیم بن حزامؓ نے یکے بعد دیگرے تین مرتبہ پوچھا کہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں آپؐ نے ہر بار کے جواب میں فرمایا کہ اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ پھر چوتھی مرتبہ فرمایا کہ اپنے باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو[3]۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپؐ نے ماں کی خدمت اور ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو تین مرتبہ تاکید کر کے فرمایا اور باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے کو صرف ایک مرتبہ کیوں فرمایا ہے؟ اس میں کیا راز ہے؟

اصل میں بات یہ ہے کہ ماں نے تین تکلیفیں ایسی اٹھائی ہیں جن کا باپ کو احساس بھی نہیں ہوتا۔ (۱) حمل کے زمانے میں نو ماہ تک بوجھ اٹھاتی پھرتی رہی اس کی وجہ سے طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہوتی رہی۔ سب کچھ سہتی رہی۔ (۲) ولادت

---

[1] معارف الحدیث ۲۵۸/۶ ، [2] معارف الحدیث : ۵۱/۶ ، [3] ترمذی: ۱۱/۲

کے زمانے میں جاں کنی کی تکلیف ماں نے اٹھائی۔(۳) ولادت کے بعد اپنے بدن کا جوس (دودھ) ماں نے پلایا۔ ایک ایک رات میں پانچ پانچ چھ چھ دفعہ بچے کے رونے کی آواز سن کر شدت کی نیند کو قربان کر کے دودھ پلانے والی ماں ہی ہوتی ہے۔ بچے کی پرورش میں یہ تین قسم کی مشقتیں ایسی ہیں جن کے برداشت کرنے میں ماں تنہا ہوتی ہے۔ ان مشقتوں میں باپ کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کے حق کے لئے تین بار تاکید فرمائی ہے۔

ماں باپ کی موت کے بعد ان کا حق ادا کرنا

اگر کوئی شخص زندگی میں ماں باپ کا حق ادا نہیں کرپاتا ہے اور ان کی وفات کے بعد اس کا احساس پیدا ہو جائے اور وہ یہ چاہتا ہے کہ کسی بھی صورت سے ان کی رُوح کو فائدہ پہنچ جائے، یا اس نے زندگی میں ماں باپ کی نافرمانی کی ہے ان کا دل دکھایا ہے اب مرنے کے بعد احساس پیدا ہو گیا اور اس پر بڑا شرمندہ اور فکر مند ہو گیا کہ کسی طرح ہمیشہ کی بربادی سے حفاظت ہو سکے تو سرور کائنات رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا بھی حل بتلادیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایسا شخص خالص دل سے توبہ کرے اور ماں باپ کے لئے ہمیشہ دعا اور استغفار کرتا رہے۔ کرتا رہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کا نام نافرمانوں کی فہرست سے کٹوا کر نیکوں کی فہرست میں درج کرا دیتا ہے[1]۔ پھر اس کو نیکی کی توفیق ہو جاتی ہے۔

ایک دفعہ قبیلہ بنو سلمہ کے ایک شخص نے آکر آپؐ سے سوال کیا کہ ماں باپ کی موت کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جاسکتا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا کہ موت کے بعد ان کے ساتھ پانچ چیزوں کے ذریعہ حسن سلوک کیا جاسکتا ہے۔(۱) ان کے لئے

---

[1] معارف الحدیث ۶/۵۷ بحوالہ شعب الایمان

خیر و عافیت اور رحمت کی دعا کرتے رہنا۔ (۲) ان کے واسطے اللہ تعالیٰ سے مغفرت اور بخشش کی دعا مانگتے رہنا۔ (۳) اگر ماں باپ کا کسی کے ساتھ معاہدہ رہا ہے یا کسی کا حق یا قرض رہا ہے تو اس کو پورا کر دینا۔ (۴) ان کے تعلق سے جو رشتے ہوں ان کا خیال رکھنا اور ان کا حق ادا کرتے رہنا۔ (۵) ان کے دوستوں کا اکرام اور احترام کرتے رہنا[1]۔

یہ سب کام ولد صالح اور نیک اولاد ہی کیا کرتی ہیں۔ لہٰذا ماں باپ کو بھی چاہئے کہ اولاد کو اچھی تربیت دے کر نیک بنا کر جائیں۔

ماں باپ پر اولاد کا حق

ماں باپ پر بھی اولاد کے کچھ حقوق ہوتے ہیں۔ ان کی ادائیگی ماں باپ پر لازم ہوتی ہے۔ جب بچہ پیدا ہو جائے، تو اس کا ایک اچھا نام رکھا جائے۔ اور پیدائش کے ساتویں دن یا چودھویں یا اکیسویں دن اس کی طرف سے عقیقہ کر دیں اور اس کے بعد سر منڈوا دیں اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا اس کی قیمت صدقہ کر دیں اور اس کو اچھی تعلیم اور اچھی تربیت دیں۔ یہ تمام ذمہ داریاں بچہ کے بالغ ہونے سے قبل ماں باپ کے ذمہ عائد ہوتی ہیں اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی میں تاخیر نہ کریں۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اگر بچے کے بالغ ہو جانے کے بعد ماں باپ اس کی شادی میں لاپرواہی کریں اور تاخیر کرتے رہیں جس کے نتیجہ میں بچہ معصیت میں مبتلا ہو جائے تو اس معصیت کا وبال ماں باپ کے سر پر ہوگا۔ (معارف الحدیث صفحہ ۶/۴۲)۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پیغمبرؐ کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے، واللہ الموفق والمعین۔

(شبیر احمد قاسمی عفاء اللہ عنہ، مدرسہ شاہی مراد آباد، ۲۱/رجب ۱۴۱۸ھ)

---

[1] ابوداؤد شریف ۷۰۰، ابن ماجہ ۲۶۰، معارف الحدیث مولانا نعمانی ۶/۵۵

طباعت:۔ شیروانی آرٹ پرنٹرز دہلی ۱۱۰۰۰۶۔ فون: 2943292